ماہنامہ
نعت
لاہور
کمالِ نعت

رفتید ولے نہ از دلِ ما

معیاری نعت پڑھنے والے نعت خوانی کو جب زر کا ذریعہ نہ سمجھنے والے

صحتِ تلفظ کا خیال رکھنے والے نعت خوان

محمد ارشد قادری

خوش ذوق، خوش الحان دوستوں کے دوست، اخلاص و وفا کے پیکر، محبتوں کے تقسیم کار

محمد ارشد قادری

مدیر نعت کی قائم کردہ محفل کے روحِ رواں، اعلیٰحضرت بریلوی، مولانا حسن رضا بریلوی،

بیدم وارثی اور دیگر اہم نعت نگاروں کا نعتیہ کلام ڈوب کر پڑھنے والے

محمد ارشد قادری

ہنسی بکھیرنے اور پیار بانٹنے والے، حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے عاشق،

مدیر نعت کے دوست

محمد ارشد قادری

۳۰۔ اپریل ۲۰۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ (جمعۃ المبارک) کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

صبح ۹ بجے داتا دربار میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ۲ مئی کو قل خوانی ہوئی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضور پرنور شافع یوم النشور (ﷺ) کی نعت و مدحت سے

محبت اور عقیدت رکھنے والوں کے دلوں میں ان کی یاد ہمیشہ زندہ رہے گی۔

شاعرِ نعت کی اُردو نعتوں کا 51 واں مجموعہ

کلامِ نعت

راجا رشید محمود

اشعارِ نعت کے محبّوں

کے نام

سخنانِ نعت

۴۴ جب پی رہے ہیں شاعر حُبِ رسول ﷺ کی مے
دھن ہے، لبوں سے نکلے نعتِ حضور ﷺ کی لے ۸۰

۴۵ دل میں حُبِ مصطفیٰ صلِ علیٰ پھولے پھلے
فصل یہ اخلاص کی باضابطہ پھولے پھلے ۸۱

۴۶ دیکھا چشمِ فلک نے کبھی یا کہیں؟
اُن ﷺ سا صادق کوئی، کوئی اُن سا امیں ۸۳،۸۲

۴۷ جس نے ہے حُبِ سرکار ﷺ کی پی نہیں
ملے مدینے میں اس کی حضوری نہیں ۸۵،۸۴

۴۸ خوش نظر، خوش بیاں اور کوئی نہیں
صرف سرور ﷺ ہیں، ہاں! اور کوئی نہیں ۸۷،۸۶

۴۹ دم سے آقا ﷺ کے، دُنیا میں ہیں رونقیں
رونق افزا یہاں اور کوئی نہیں ۸۸

۵۰ درِ نبی ﷺ سے جو پاتے ہیں ہم گدا صدقہ
وہی ہے ربِ جہاں کا صدقہ صدقہ ۸۹

۵۱ دائرہ کش بنائے بڑے دائرے
جو ہوں آقا ﷺ کی توصیف کے دائرے ۹۱،۹۰

۵۲ نعتیں جو اپنے لب پہ مسا و پگاہ تھیں
میرے خلوصِ قلب کی عملاً گواہ تھیں ۹۲

۵۳ جاں فزا ہے قریۂ سرکار ﷺ کی آب و ہوا
اور دُنیا بھر کی ہے بیکار کی آب و ہوا ۹۳

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتا ہے جیت تو وہی جو حق پرست ہے
سرکار (ﷺ) کا نہیں ہے جو، اس کو شکست ہے

موقعِ حضوری کا اسے ملتا ہے اس لیے
حُبِّ حبیبِ حق (ﷺ) سے مری آنکھ مست ہے

کچھ کم درود ہم نے نبی (ﷺ) پر نہیں پڑھا
جنّت کا یوں ہمارے لیے بندوبست ہے

یہ ہے تو اتباعِ نبی (ﷺ) میں کمی نہ ہو
آساں نہیں ہے راہ محبت کی، سخت ہے

خیرات اس کو ملتی ہی رہتی ہے، اس لیے
دریوزہ گر حضور (ﷺ) کا کاسہ بدست ہے

پرداخت اس کی بادِ مدینہ سے ہو چکی
پودا نہیں ہے پیار کا دل میں، درخت ہے

جو گونجتی ہے گھر میں ہمارے شبانہ روز
آوازِ نعتِ پاک کی یہ بازگشت ہے

اب تو حضور (ﷺ)! دفنِ مدینہ کی ہو نوید
اب رحلتِ رشید کا نزدیک وقت ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴
وردِ دُرودِ پاکِ نبی (ﷺ) ہو گی جس کی خُو
ہو گا وہ احتساب قیامت میں سُرخرو
کرنا نہ اُس جگہ کوئی دُنیاوی گفتگو
حاضر جو شہرِ سرورِ کونین (ﷺ) میں ہو تُو
پڑھتا ہوں پھر میں مدحتِ سرکار (ﷺ) کی نماز
پہلے خدا کی حمد سے ہوتا ہوں باوضو

۵
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کے تحفّظ میں جو بہے
دیتا ہے آب چہرۂ دیں کو وہی لہُو
آقا (ﷺ) سے دشمنی میں گو ہر حد عبُور کی
کردار پہ نہ حرف زنی کر سکے عدو
رُخ اُس طرف خدا کے غضب کا نہ کیوں رہے
ہو کم جہاں مقامِ پیمبر (ﷺ) سے گفتگو

۶
خالی نہ راس سے گوشۂ دُنیا کوئی رہا
مولودِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں اذکار کو بہ کو

فرما دیا خدا نے پیمبر (ﷺ) کے باب میں
از روئے شعر گوئی "وَمَا یَنْبَغِیْ لَہٗ"
رِضواں کی آنکھ تک میں ہے قائم بفضلِ رب
مدّاحیانِ آقا و مولا (ﷺ) کی آبرو
چہرے کو جس کے، خاکِ مدینہ نے رُخ کیا
ہو گا بروزِ حشر وہی شخص خُوب رُو
یہ بات ناپسندِ خدائے جلیل ہے
بیچیں نہ مدح سرورِ عالم (ﷺ) کو خُوش گلُو

۷
محمودؔ میرے دل کے وَرَق پہ رقم ہوئی
دفنِ بقیعِ غرقدِ طیبہ کی آرزو

....

شعر گو ناقد نہ چاہے مانتا
مادحِ سرور (ﷺ) مجھے گردانتا
مصطفیٰ (ﷺ) کرتے نہ متعارف مجھے
رب کو اپنے، کس طرح میں جانتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکمِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے نہ کرنا انحراف
فیصلہ پاؤ گے ورنہ حشر میں اپنے خلاف

عاصیو! تم کو رہِ "جاءُوْکَ" قرآں سے ملی
در پہ حاضر ہو نبی (ﷺ) کے تاکہ رب کر دے معاف

سُنّتِ آقا (ﷺ) کے قلعے میں رہو گے چین سے
گر نہ ہونے دو فصیلِ خُلق میں کوئی شگاف

تو بچا کام و دہن کو لقمۂ مکروہ سے
مسجدِ مدحِ رسولُ اللہ (ﷺ) میں کر اعتکاف

باوجودِ خواہشِ دل، روک لیتا ہوں قدم
میں پئے مقصورۂ سرور (ﷺ) نہیں کرتا طواف

جب نہیں ہے حشر میں چارہ شفاعت کے بغیر
اپنی بداعمالیوں کا کیوں نہ کر لیں اعتراف

مصطفیٰ (ﷺ) کے نام لیواؤں کا یہ کیا حال ہے
لے کے ہیں لپٹے ہوئے ناکردہ کاری کے لحاف

بات جو بھی تم کرو محمودؔ نعتِ پاک میں
ہو خدا لگتی، زبانِ دل سے ہو بے لاگ، صاف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ عوالم (ﷺ) کی جو پہچان ہے عرفان
ایمان کا، ایقان کا عنوان ہے عرفان

ویسے تو ہم ایسوں کا بھی ارمان ہے عرفان
پر، ذاتِ پیمبر (ﷺ) کا کب آسان ہے عرفان

یہ معرفتِ ربِّ جہاں نے ہے بتایا
دراصل پیمبر (ﷺ) ہی کا عرفان ہے عرفان

ہم ربّ و پیمبر (ﷺ) میں محبت کے ہیں قائل
بس اپنا یہ ذوق، اپنا یہ وجدان ہے عرفان

پہچان سکیں جس سے مقام اپنے نبی (ﷺ) کا
وہ مالکِ کونین کا احسان ہے عرفان

پہنچاتا ہے رب تک جو وسیلے سے نبی (ﷺ) کے
آلامِ معائب کا وہ درمان ہے عرفان

ہو اپنے خدا، اپنے پیمبر (ﷺ) کا، یا اپنا
بس شانِ مسلماں کے وہ شایاں ہے عرفان

محمودؔ شناخت اس سے پیمبر (ﷺ) کی ہوئی ہے
"مَا یَنْطِقُ" اللہ کا فرمان ہے عرفان

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خواہش ہے ملے زیرِ سماوات ٹھکانا
طیبہ ہو یا ہوں اُس کے مضافات ٹھکانا

جو پاتے نہیں اُسوۂ سرکار (ﷺ) کو رہبر
پائیں گے کہاں روزِ مکافات ٹھکانا

جب رب نے پیمبر (ﷺ) سے ملاقات کی ٹھانی
قوسین محل ٹھہرا ملاقات ٹھکانا

جو پیار نہیں رکھتے ہیں آقا (ﷺ) سے ہے ان کا
آفات و بلیّات و صعوبات ٹھکانا

حاضر تو ہو آقا (ﷺ) کے سرھانے کی طرف تم
جنّت میں بھی مل جائے گا حضرات! ٹھکانا

دو ہفتوں کی راتیں ہیں مدینے میں بہت کم
اے کاش! وہاں ہو مرا ہر رات ٹھکانا

ہم نامِ نبی (ﷺ) جپتے تو رہتے ہیں ولیکن
سر میں کیے بیٹھے ہیں مفادات ٹھکانا

سب برکتیں محمودؔ نے پائی ہیں وہیں سے
ہے شہرِ نبی (ﷺ) حاملِ برکات ٹھکانا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا نہیں سکوں درِ خیرُ الوریٰ (ﷺ) کے بعد
جچتی نہیں کہیں کی فضا اُس فضا کے بعد

تَوّاب کی نگاہِ کرم ہم پہ پڑ گئی
آقا (ﷺ) کے در پہ پہنچے اگر ہم خطا کے بعد

اب حشر تک کوئی نہ اُسے دیکھ پائے گا
رُویتِ خدا کی ختم ہے شمسُ الضحیٰ (ﷺ) کے بعد

کوشش کرو کہ پاؤ کچھ آقا حضور (ﷺ) سے
لازم ہے رب کا لطف نبی (ﷺ) کی عطا کے بعد

ڈرنا خدا سے آقا و مولا (ﷺ) سے مانگنا
سرور (ﷺ) کا پیار ملتا ہے خوفِ خدا کے بعد

چاہو جو استجاب یقینی تو دوستو!
کرنا دعا وظیفۂ صلِّ علیٰ کے بعد

جاں دینا حفظِ حُرمتِ آقا (ﷺ) میں ہے حیات
آغاز ہی بقا کا تو ہے اس فنا کے بعد

گھر بھر کو اُس کے مالکِ عالم نے بھر دیا
مقصورۂ نبی (ﷺ) پہ صدائے گدا کے بعد

روحُ الامیں حضور (ﷺ) کے پیچھے پڑا رہا
پیچھا نہ چھوڑا عمر بھر اُس نے حرا کے بعد

معراجِ مصطفیٰ (ﷺ) میں کیا ہفت آسماں کا ذکر
ان کا سفر شروع ہُوا تھا خلا کے بعد

سب کچھ تو مل گیا تھا انھیں اس عطا کے ساتھ
ابنِ زُہیرؓ چاہتے بھی کیا ردا کے بعد

جو میں نے بارگاہِ حبیبِ خدا (ﷺ) میں کی
اُترا ہے لطفِ رب اُسی آہ و بُکا کے بعد

مانے گئے ہیں نبیوں سے افضل حبیبِ رب (ﷺ)
پیمانِ انبیاءؑ سے اور اک اقتدا کے بعد

جھوٹوں پہ لعنتیں ہیں خدا کی ہزارہا
ممکن نہیں کہ آئے نبی مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد

جپتے ہی جس کے، مشکلیں عنقا ہوئیں تمام
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

ضامن ہماری رُستگاری کا بروزِ حشر
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

محمودؔ کو تو مغفرت کا ہو گیا یقیں
دفنِ بقیع کے لیے اپنی دعا کے بعد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ شہِ انام (ﷺ) ہے نامِ خدا کے بعد
لب پر یہی مُدام ہے نامِ خدا کے بعد

نامِ خدا جپو کہ نبی (ﷺ) سے ہو گفتگو
سرکار (ﷺ) سے کلام ہے نامِ خدا کے بعد

کرتا ہے رم مدینۂ سرکار (ﷺ) کی طرف
اسپِ خیال رام ہے نامِ خدا کے بعد

ناصر خدا جو ہے تو دیارِ رسول (ﷺ) کی
ہر راہ چند گام ہے نامِ خدا کے بعد

قرآں میں چار بار جو آیا ہے دوستو
بس اک وہی تو نام ہے نامِ خدا کے بعد

سرکار (ﷺ) کو سلام تو کرتا ہوں بیشتر
پر ان کو یہ سلام ہے نامِ خدا کے بعد

جس کا برائے سجدۂ مومن لزوم ہے
"اک مصطفیٰ (ﷺ) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد"

محمودؔ لب پہ صرف نعُوتِ نبی (ﷺ) رہیں
ہر اور بات خام ہے نامِ خدا کے بعد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کس آشنا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد؟
''بس مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام ہے نامِ خدا کے بعد''
الفت کی داستاں میں رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ذاتِ عُلا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
ہر شعبۂ حیات میں ہر رہنمائی کو
اک رہنما کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
اُس نامہ و پیام میں جو لایا جبرئیلؑ
ماہِ حرا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
روشن جہانِ جنّ و بشر جس ضیا سے ہے
بس اُس ضیا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
جن کی رضا کو دیتا ہے رحمان فوقیت
اُن کی رضا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
حق کی حقیقتیں ہوئیں طیبہ سے بے نقاب
اور حق نُما کا نام ہے نامِ خدا کے بعد
محمودؔ پختہ اپنا ہے ایماں، اسی لیے
خلقِ خدا کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قریۂ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کرشماتی ہے
روشنی اس کی ہے، جو دہر کو چمکاتی ہے
میزباں کوئی یہاں، کوئی مُلاقاتی ہے
شبِ اسرا کی تو ہر بات حجاباتی ہے
''جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے''
پئے احقر وہ بُلاوے کی خبر لاتی ہے
پائیں گے منزلِ مقصودِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بندے
ویسے دُنیا تو رہِ راست سے بھٹکاتی ہے
بے سُکونی ہی نظر آتی ہے دُنیا بھر میں
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مری جان سُکوں پاتی ہے
اسمِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر روز میں دُہراتا ہوں
یہ سبق میرے لیے گویا نصاباتی ہے
میری عرضی ہے جو ہوتی ہے رسا طیبہ تک
یہ گزارش ہے جو رحمت کو بُلا لاتی ہے

جس میں محبوب (ﷺ) کی غفار نے مہمانی کی
عرشِ خالق کی وہ اک رات مُداراتی ہے

ذکرِ سرکار (ﷺ) سے تم رنج اُڑنچھو کر دو
کیفیت ساری پریشانی کی لحاتی ہے

مانگو امداد پیمبر (ﷺ) سے مُداوا کے لیے
اجتماعی کوئی اندوہ ہے یا ذاتی ہے

رُوح پاتی ہے عجب رُتبہ یہاں پہ آ کر
دیکھ کر عظمتِ سرکار (ﷺ) کو اتراتی ہے

شہرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے گلی کُوچوں میں
ایک دُنیائے کرم ہم کو نظر آتی ہے

جانِ محبوب (ﷺ) کی کھائی ہے قسم خالق نے
حرفِ قرآن "لَعَمْرُکَ" بھی بشاراتی ہے

دل میں ہے میرے مکیں، سر پہ ہے سایہ گُستر
باسی طیبہ کا ہے یا اُس کا مضافاتی ہے

اس کی خاطر کیا محبوب (ﷺ) کو رب نے رحمت
ساری مخلوق کہ ارضی یا سماواتی ہے

مرتبہ آقا و مولا (ﷺ) کا سمجھنے کے لیے
چشمِ تخییل سُوئے قصرِ دنٰی جاتی ہے

دفن کو کاش ملے خاکِ بقیعِ غرقد
ایک خواہش یہ مرے ذہن میں چکراتی ہے

ختم ہوں وحشت و نفرت کے مظاہر سارے
پیشِ سرکار (ﷺ) گزارش یہ مناجاتی ہے

یا خدا! اِس کو ہر اک باب میں کر دے فعّال
نیند کی اُمّتِ محبوب خدا (ﷺ) ماتی ہے

کیوں سُنے رُتبہ آقا (ﷺ) سے فروتر باتیں
اس حوالے سے تو محمودؔ بھی جذباتی ہے

....

مَیں معصیت شعار تمنّا یہ کیوں کروں
دیکھوں نبی (ﷺ) کو خواب میں، یہ میرا مُنہ نہیں

تنقیص گوئے آقا (ﷺ) کو محشر میں دیکھ لو
اُس کی طرح کسی کا بھی تو کالا منہ نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرہ بند نعت

نسبتِ سرورِ کونین (ﷺ) پہ اِتھلاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
خِلعتِ الفتِ آقا (ﷺ) مجھے پہناتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے"
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
بُوئے اِخلاص جہاں بھر میں وہ پھیلاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
لمس بھی اُس کا' حضوری کا اشاراتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے"
ساتھ سرکار (ﷺ) کے اُلطاف و کرم لاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
معنیٔ اخلاص و عقیدت کے بتا جاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے"
میری خاطر وہ کرم کوش کنایاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے"
اس کا محمودؔ کو لگنا بھی کرشماتی ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل پہ اگر ہے اُلفتِ سرکار (ﷺ) کا اثر
نہوڑائے رکھنا سامنے قُبّہ کے اپنا سر
حرمین کے حوالے سے خواہش ہے اس قدر
شہرِ خدا کی شام ملے طیبہ کی سحر
آتا ہے رشک مجھ کو تو اکثر طیور پہ
اُڑ کر مدینے جاتا جو میرے بھی ہوتے پَر
حُبِّ نبی (ﷺ) کا مایۂ بے مثل مل گیا
رکھتا نہیں ہوں ثروت و جاہ و منال و زر
پائی حیاتِ نو مری آنکھوں نے دفعتاً
سرکارِ کائنات (ﷺ) کے قُبّہ کو دیکھ کر
ظاہر یہ اِنشقاق کی حالت سے ہو گیا
چلتا تھا حکمِ آقا و سرکار (ﷺ) پہ قمر
فضلِ خدائے پاک سے پاؤ گے شاعرو!
مدّاحِ حضور (ﷺ) کا محشر کے دن ثمر
خواہش تجھے جو زندگی جاوداں کی ہے
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کے تحفّظ کی موت مر

ہوتی ہے وحیِ خالق و مالک پہ جب اساس
جو بات ہے نبی (ﷺ) کی ہے کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرْ

چاہو جو تم کہ ابرِ عنایت کرم کرے
طیبہ میں ہونٹ بند رہیں اور چشم تر

شُد بُد مجھے تو شعر و سخن کی نہیں ذرا
فضلِ خدا سے نعتِ نبی (ﷺ) ہے فقط ہنر

وجہِ سکون و عافیت و امن ہو گیا
شہرِ رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) کی طرف سفر

محشر میں اُن کی ہوتی ہی جائے گی مغفرت
جس جس پہ پڑتی جائے گی سرکار (ﷺ) کی نظر

بُنیاد اس مظاہرے کی "انتظار" تھی
اِسرا میں رب تھا مُنتظِر سرکار (ﷺ) مُنتظَر

رب کی نظر میں بھی ہے محبت کا اعتبار
الفت جسے حضور (ﷺ) سے ہے، وہ ہے مُعتبر

پالی نہیں زیادہ تمنائیں قلب میں
دفنِ بقیعِ پاک کی خواہش ہے مختصر

محمودؔ پڑھتے سنتے نہیں جو نبی (ﷺ) کی نعت
قصرِ دل و نظر کو بناتے ہیں وہ کھنڈر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِ عالم کے نور کا غماز
ہے نبی (ﷺ) کے ظہور کا غماز

شرحِ قرآنِ کبریا کرنا
ہر حدیثِ حضور (ﷺ) کا غماز

مرتبہ مصطفیٰ (ﷺ) کا کھل جائے
یہ ہے روزِ نشور کا غماز

خواب میں دیکھنا پیمبر (ﷺ) کو
ہے مرے لاشعور کا غماز

خادمانِ حضور (ﷺ) کی خدمت
یہ ہے غلمان و حور کا غماز

نعت لکھنا، اسی میں خوش رہنا
یہ نہیں کیا شعور کا غماز؟

حکمِ سرکار (ﷺ) پہ نہ چل پانا
سارے فسق و فجور کا غماز

طیبہ محمودؔ کا پہنچ جانا
اس کے دل کے سرور کا غماز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معزّز مہذّب سوابق لواحق
ہیں نعتوں ہی کے سب سوابق لواحق

پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت بیاں کر رہا ہوں
ملے سب مؤدّب سوابق لواحق

بیانِ احادیثِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خاطر
کرو تو مرتّب سوابق لواحق

فلک پر تھے اِسرا میں نعلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
مہ و مہر و کوکب سوابق لواحق

ملائک بھی، حوریں بھی، میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
تھے معراج کی شب سوابق لواحق

میں پڑھتا ہوں اسمِ حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
نظر میں ہیں سب اب سوابق لواحق

جو نامِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرے سامنے ہے
دکھاتے ہیں کیا چھب سوابق لواحق

جو رکھتے ہیں ناعت کو قصرِ ولا میں
ہیں سب اُنس مشرب سوابق لواحق

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ جو کرتا ہے بیاں شانِ رسالت
اللہ کے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں عُنوانِ رسالت

الفاظ جو چاہو کہ ہوں شایانِ رسالت
ہو پیشِ نظر خُطبۂ رحمانِ رسالت

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ظُہور اپنا یہاں پر
دُنیا پہ ہُوا لطفِ فراوانِ رسالت

سیراب زمیں ہو گئی، گُل خُوشیوں کے مہکے
جاری جو ہُوا چشمۂ فیضانِ رسالت

چاہو جو ہے خُلد رسائی تو کرو یاد
اُسباقِ دل آرائے دبستانِ رسالت

ہیں باعثِ تخلیق بھی، رحمت بھی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
یہ سارے جہانوں پہ ہے احسانِ رسالت

آ جائے وہ کملی کے تلے روزِ قیامت
ہے خاطی و عاصی کو یہ اعلانِ رسالت

تو معرفتِ ربِّ جہاں پائے یقیناً
پی لے جو کہیں بادۂ عرفانِ رسالت

جنّت کو چلے جائیں گے میزان سے پہلے
وہ بندے جو دل سے ہیں مُطیعانِ رسالت

اللہ نے بھیجے تھے امداد فرشتے
تھے بدر کے غزوے میں جو اعوانِ رسالت

دامن میں اُحد کے تھے کچھ اعیان کے ہمراہ
طلحہؓ بھی، نُسیبہؓ بھی فدایانِ رسالت

شبیرؓ نے جاں دے کے کیا دین کو زندہ
تھے وہ جو گُلِ گلشنِ خندانِ رسالت

پہلے بھی رہے حُرمتِ سرور (ﷺ) کے محافظ
عامرؓ بھی بالآخر ہُوا قربانِ رسالت

اندھیاروں میں ڈوبی ہُوئی اس نوعِ بشر پر
”ہاں، ایک کرن، نیّرِ تابانِ رسالت“

اعزاز یہ ایسا ہے کہ ہے فخر بھی جائز
محمودؔ کو کہتے ہیں سُخندانِ رسالت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کوئی بیاں کر سکے آقا (ﷺ) کی فضیلت
اللہ نے بخشا انھیں طُغرائے شفاعت

ہے حشر میں بھی بخششِ اُمّت کی ضمانت
دیکھے تو کوئی حیطۂ فیضانِ رسالت

کیا جان سکیں بندے تو معراج کی بابت
”مَا زَاغ“ بصارت تھی تو ”اَوْ اَدْنیٰ“ تھی قُربت

پہنچو تو مدینے میں لیے وفُورِ عقیدت
پاؤ گے وہاں ایک عجب کیف لطافت

محمودؔ جو یہ وِردِ درود اپنی ہے عادت
یہ جانِ عبادت ہے، یہ ہے مغزِ عبادت

تم ڈھونڈنے بیٹھے ہو جو سرکار (ﷺ) کی سُنّت
ہے سادگی و عجز تو ہے صبر و قناعت

ظلماتِ معاصی میں نہیں باقی بصارت
”ہاں، ایک کرن، نیّرِ تابانِ رسالت!“

از روزِ ازل تا بہ ابد کوئی نہیں ہے
آقا (ﷺ) کے سوا واقفِ اسرارِ حقیقت

مدّاحِ رحمان جو سرکار (ﷺ) نے کی ہے
ممدوحِ خداوندِ تعالیٰ بھی ہیں حضرت (ﷺ)
دو ٹوک یہی فقرۂ قرآنِ مُبیں ہے
اللہ کی طاعت ہے پیمبر (ﷺ) کی اطاعت
ہار آ نہیں سکتی کسی میداں میں بھی تم کو
ہو پُشت پہ آقا (ﷺ) کا اگر دستِ حمایت
راؤن اس کا کہیں لوگ جو سرکار (ﷺ) سے مانگیں
طے ہو گی نہ کیوں شہرِ پیمبر (ﷺ) کی مسافت
ہو جائے جو تو قبّۂ سرکار (ﷺ) پہ حاضر
آنکھوں سے چھلک جائیں ترے اشکِ ندامت
ہم اور کوئی خُلد کہاں ڈھونڈنے جائیں
آقا (ﷺ) کے سرھانے تو ہے اک گوشۂ جنّت
اپنی تو گزرتی ہے وہاں امن و سکوں سے
طیبہ میں بہت پائے ہیں شمشادِ مُروّت
خالق نے مُبشّر جنھیں بھیجا ہے بنا کر
سب پہلے نبی دیتے رہے اُن (ﷺ) کی بشارت
تکوینِ دو عالم کا جو باعث ہیں پیمبر (ﷺ)
انسان کی ہستی بھی ہے اعجازِ رسالت

آسان ہے جانا تو وہاں فضلِ خدا سے
مشکل ہے مگر طیبۂ سرکار (ﷺ) سے رَجعت
مومن جو کریں قولِ پیمبر (ﷺ) سے تمتّع
تو اُن کی عزیمت سے ہے کافر کی ہزیمت
قائم بھی تھی، قائم بھی ہے، تا حشر رہے گی
شیخینؓ کی سرکارِ جہاں جاہ (ﷺ) سے سنگت
مَیں ناعتِ سرکار (ﷺ) ہوں، وصّافِ علیؓ ہوں
ہے بُرجِ اسد میرے لیے بُرجِ سعادت
تصویر ہی قُبّہ کی رکھو سامنے اپنے
اور پیش کرو ہدیۂ تسلیم و تحیّت
بدبختی ہے ہم اس کو بھلا بیٹھے ہوئے ہیں
سرور (ﷺ) نے دیا ہم کو جو تھا درسِ اُخوّت
جب حکمِ پیمبر (ﷺ) سے چُراتے ہیں ہم آنکھیں
وہ سامنے آتا ہے نظر قعرِ مذلّت
محشر میں بھی، محمودِ محقّر کو یقیں ہے
دے دے گا خدا مدحتِ سرور (ﷺ) کی اجازت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظُلمات شکن نیّرِ تابانِ رسالت
"ہاں ایک کرن نیّرِ تابانِ رسالت"

تابانی و رخشانی کی فرمائے گا پوری
اُمیّد حَسَن نیّرِ تابانِ رسالت

طیبہ میں حضوری کی لگا دیتا ہے مجھ کو
رخشندہ لگن نیّرِ تابانِ رسالت

اللہ نے چاہا، تو کیے جائے گا روشن
اکنافِ وطن نیّرِ تابانِ رسالت

اندھیاروں کی تغلیط کی خاطر ہے جہاں کو
مرغوبِ سُخن نیّرِ تابانِ رسالت

دور اُمّتِ عاصی کے مقدّر سے کرے گا
درپیش کٹھن نیّرِ تابانِ رسالت

دکھلاتا ہے سب آج کے ظلمت زدگاں کو
منہاجِ کُہن نیّرِ تابانِ رسالت

اُجلائے گا محمودؔ بھی بخت، تمھارا
آئینہ مَن نیّرِ تابانِ رسالت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو محفلِ میلاد اگر محفلِ مقصود
حاصل تمھیں ہو جائے نہ کیوں منزلِ مقصود

پڑھ "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" سنّتِ رب میں
عامل جو ہے اس ورد کا، ہے حاملِ مقصود

مَیں کشتیِ مدّاحِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں چلا ہوں
ہے ساحلِ جدّہ ہی مِرا ساحلِ مقصود

پاتا ہے مُرادیں جو اِسی جا سے زمانہ
زائر جو ہے طیبہ کا، وہ ہے سائلِ مقصود

مقصد تو ہے سب کا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن پہ ہوں راضی
دُنیا کے علائق ہیں مگر حائلِ مقصود

غُفران معاصی کے لیے میری دعا میں
ہے دفنِ مدینہ کی طلب شاملِ مقصود

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! نظر ملک کے حالات پہ ڈالیں
یہ ایک تمنّا بھی تو ہے داخلِ مقصود

جو فکر و تخیّل کی عُروس اپنی ہے محمودؔ
پاتی ہے مدینے ہی میں وہ محملِ مقصود

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو سامنے جو صبح و مسا اُسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
راہِ یقیں دکھائے سدا اُسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
غُفرانِ معصیت کی دوا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تنظیمِ زندگی کی بِنا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
شمعِ ہدیٰ ہے شمعِ خدا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہے اہلِ دیں کو راہ نما اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہے طاعتِ خدا کی بِنا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
خوش بخت ہے وہ جس نے چُنا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
زُہّاد کی نظر میں رہا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منزل نمائے حُسنِ جزا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جس سے منوّر عالمِ انسانیت ہوا
نورِ ازل کا ہے وہ دیا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نقد و نظر نے کر لیا تسلیم یہ کہ ہے
انوارِ کبریا کی ضیا اسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کر اتّباع اس کی کہ محمودؔ لاجرم
ہے وجہِ استجابِ دعا اُسوۂ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بیاں کا قابلِ تعریف ہے
نُقطہ نُقطہ تک جہاں کا قابلِ تعریف ہے
جس میں توصیف و ثنائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان ہو
بس وہی فقرہ زباں کا قابلِ تعریف ہے
جو ہے اہلِ بیتِ سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر مشتمل
پھول پھول اُس گلستاں کا قابلِ تعریف ہے
وہ رہا زیرِ قدم سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اسرا کی رات
اوج یوں بھی آسماں کا قابلِ تعریف ہے
وہ قدومِ شاہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے لپٹی رہی معراج میں
یہ رویّہ کہکشاں کا قابلِ تعریف ہے
طیبہ سے ہوتے ہیں مہر و ماہ و انجم فیض یاب
جو بھی ذرّہ ہے وہاں کا قابلِ تعریف ہے
مُنضبط جس میں ہو سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ثنا
لفظ لفظ اس ارمغاں کا قابلِ تعریف ہے

سب کو ملتی ہے اماں شہرِ رسول اللہ (ﷺ) میں
خطہ یہ امن و اماں کا' قابلِ تعریف ہے

کیا مقامِ شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا ہو بیاں
ایک اک گوشہ وہاں کا قابلِ تعریف ہے

جو مدینے کو رواں فرطِ عقیدت سے ہُوا
فرد فرد اُس کارواں کا قابلِ تعریف ہے

اس میں ہے خالق کی اور محبوبِ خالق (ﷺ) کی ثنا
ایک اک فقرہ اذاں کا قابلِ تعریف ہے

مظہرِ رب ہیں نبی (ﷺ)' ظلِّ خدا بھی ہیں وہی
یہ نشاں اک بے نشاں کا' قابلِ تعریف ہے

حاضریِ شہرِ طیبہ کا کرو قصہ بیاں
موڑ اک اک داستاں کا' قابلِ تعریف ہے

جس سے جاتے ہیں سبھی خاطی سُوئے خلدِ بریں
اک اشارہ ان (ﷺ) کی "ہاں" کا قابلِ تعریف ہے

جو پڑھے خوشنودیِ سرکارِ والا (ﷺ) کے لیے
ذوق ہر اُس نعت خواں کا قابلِ تعریف ہے

حاضری کا اذن جو محمودِ خاطی کو ملا
التفات اُس آستاں کا قابلِ تعریف ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلّاقِ کائنات کا جو شاہکار ہیں
حسنات کا وہی تو جہاں میں مدار ہیں

طیبہ میں جو گزارے ہیں دن' یادگار ہیں
ان ساعتوں کے مجھ پہ کرم بے شمار ہیں

آیاتِ بیّناتِ کلامِ خدا میں ہے
اللہ کے' حبیبِ خدا (ﷺ)' رازدار ہیں

کُھلتا ہے رازِ سیرتِ سرکار (ﷺ) سے یہی
رب کی طرف سے مصطفیٰ (ﷺ) بااختیار ہیں

ذوقِ درودِ پاک پیمبر (ﷺ) ہے رہنما
اپنے اسی عمل میں سب لیل و نہار ہیں

ہر وقت ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) میں نغمہ زن
سُو کویلیں ہیں اور ہزاروں ہزار ہیں

لیکن نہیں ہے کوئی نبی (ﷺ) کے دیار سا
یوں تو جہان بھر میں ہزاروں دیار ہیں

نامِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) دل میں، لبوں پر درود ہے
اور، اردگرد عافیتوں کے حصار ہیں

دل پر ہے جن کے، سیرتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر
وہ اشہبِ خلوص و وفا پر سوار ہیں

تھے جاں نثار یوں تو صحابہؓ سبھی، مگر
ساتھی قریبی آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے، چار ہیں

ان کی تمنّا پوری کرے ربِّ ذوالجلال
جو دوریٔ مدینہ میں دل بے قرار ہیں

ہیں فیض یابِ نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ثور و حرا کے دو جو بھی بختِ غار ہیں

تو اب اپنے خالق و مالک کو پائیں گے
آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درگزر کے جو ہم خواستگار ہیں

محمودؔ دعویٰ ہے کہ ہیں آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُمتی
یہ ہے تو سیئات کے کیسے شکار ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے توجیہِ سعادت اپنی
اس سے ظاہر ہوئی سرشاریٔ الفت اپنی

اپنی اُمت کے گنہگاروں کی بخشش کے لیے
عام سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کی رحمت و رافت اپنی

حشر کے روز دکھائیں گے حبیبِ خالق (صلی اللہ علیہ وسلم)
حمد کے جھنڈے تلے شانِ وجاہت اپنی

سبحۂ صَلِّ عَلیٰ تارِ رگِ جاں میں پرو
کیوں نہ فرمائیں نظرِ لطف کی، حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی

طیبہ میں ساتھ ہے تسکین و طمانیت کا
ہجر میں اس کے، تھی آزُردہ طبیعت اپنی

حاضری ہوتی ہے جب میری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے در پر
بر میں رکھتا ہوں گناہوں پہ ندامت اپنی

درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ جب خود کو پہنچتا پایا
ہم نے دیکھی ہے نکلتی ہوئی حسرت اپنی

جب سے دیکھ آیا ہوں میں اپنے نبی (ﷺ) کا مسکن
خرمی اپنی، خوشی اپنی ہے، بہجت اپنی

جا پہنچتا تو ہوں ہر سال میں آسانی سے
پر ہے دشوار بہت طیبہ سے رجعت اپنی

دید کعبہ کے سوا، دید مدینہ کے سوا
میں نے کھولی ہی نہیں چشم عقیدت اپنی

عفو کی مجھ پہ نظر میرے نبی (ﷺ) نے ڈالی
دیکھی میزانِ حقیقت پہ یہ قیمت اپنی

جو مدینے میں ہوا دفن، مرے آقا (ﷺ) نے
اس کو بخشش کی عطا کر دی ضمانت اپنی

شعر کی دنیا میں موضوع ہزاروں ہوں گے
صرف ہے مدحتِ سرکار (ﷺ) کو رغبت اپنی

کام بن جائے گا محشر میں گنہگاروں کا
کام میں لائیں گے جب آپ (ﷺ) شفاعت اپنی

حلِ مشکل کے لیے نامِ پیمبر (ﷺ) لینا
یہی ایمان ہے اپنا، یہی فطرت اپنی

طیبہ وہ شہر ہے دنیا سے نرالا، جس جا
رکھی سرکار (ﷺ) نے تا حشر سکونت اپنی

لب سے ناعت کے جو اک حرفِ منزّہ نکلا
طیبہ نے کھول دی آغوشِ نظافت اپنی

چتر در چتر نہ کیوں سر پہ ہو رب کی رحمت
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"

اس سے محمودؔ ہوا خلد کو جانا آساں
جھانکی جو آئنۂ نعت سے حکمت اپنی

.....

آقا (ﷺ) ہیں شہِ خاورِ تابانِ رسالت
اصحابؓ مہ و اخترِ تابانِ رسالت

حمزہؓ جو رہے مظہرِ تابانِ رسالت
شبیرؓ ہوئے جوہرِ تابانِ رسالت

ہیں جن کی نگاہیں درِ سرکار (ﷺ) کی جانب
وہ دیکھتے ہیں منظرِ تابانِ رسالت

مٹ جائیں گے ظلمات زمانہ کے اندھیرے
کھل جائے گا جب دفترِ تابانِ رسالت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب و خامہ پہ جو پیہم ہے عقیدت اپنی
پیشِ سرکارِ معظّم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے عقیدت اپنی
محترم اور مکرّم ہے عقیدت اپنی
صُورتِ نعت منظّم ہے عقیدت اپنی
قصرِ اشعار میں محکم ہے عقیدت اپنی
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''
جب مجھے خالقِ عالم نے جہاں میں بھیجا
شاید اس سے بھی کچھ اقدم ہے عقیدت اپنی
مَیں مُحسنؔ نعت کہا کرتا تھا بچپن میں بھی
اس حوالے سے مُسلّم ہے عقیدت اپنی
گرچہ مجموعے پچاس اپنے چھپے ہیں اب تک
اصل میں پر یہ بہت کم ہے عقیدت اپنی
ابرِ اکرامِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نہ کیوں برسے گا
آنکھ میں صورتِ شبنم ہے عقیدت اپنی
اس کا رُخ صرف جو ہے سُوئے نبیِ رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم)
زخمِ عصیاں کو بھی مرہم ہے عقیدت اپنی
نعت محمودؔ مَیں کیوں اُوپری دل سے کہتا
اپنے جذبات کی محرم ہے عقیدت اپنی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر در شہر ہے مدّاحیِ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی
''لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی''
جَیب در جیبِ عمل نعت میں کثرت اپنی
حرف در حرف ہے تکثیرِ سعادت اپنی
باب در بابِ صلابت ہے ارادت اپنی
خشت در خشت ہے طیبہ سے محبّت اپنی
خاص در خاص تھی سُنّت سے جو رغبت اپنی
خواب در خوابِ ہوئی آج وہ وُقعت اپنی
طاق در طاقِ سیاست ہے شرافت اپنی
سُو در سُود بنی جاتی ہے دُرگت اپنی
فوج در فوج تھے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سپاہی جب تک
جیش در جیش رہی حشمت و سطوت اپنی
لہر در لہر اگر بُعدِ مدینہ کی ہے رُود
موج در موج ہے طُغیانیِ رِقّت اپنی

ہم ہیں مومن تو ہے خوشنودیِ رب کی خاطر
جوق در جوق مدینے کو مسافت اپنی

وِرد اپنا ہے ہمیشہ سے درودِ سرور (ﷺ)
عین در عینِ عبادت ہے یہ عادت اپنی

نعت ہوتی تو ہے توفیقِ خدا سے، لیکن
بیش در بیش رہی اس میں ریاضت اپنی

حبِ سرکار (ﷺ) کے دامن کو نہ چھوڑے کوئی
گوش در گوش رسا ہو یہ نصیحت اپنی

شر کے حامل ہوئے تہذیبِ نبی (ﷺ) کو تج کر
خیر در خیر تھی تمہیدِ ثقافت اپنی

آپ سرکار (ﷺ) اگر چاہیں تو مومن جیتیں
دانگ در دانگِ توازن سہی طاقت اپنی

جب بھی محمودؔ مدد اپنے نبی (ﷺ) کی چاہی
دست در دستِ عزیمت ہوئی ہمت اپنی

....

پہنچا باغِ بہشت میں لاریب
جو بلایا گیا مدینے میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کو محبوب رہی اپنے نبی (ﷺ) کی مرضی
اس پہ آیاتِ الٰہی کی گواہی نکلی

خوب مضبوطی سے پکڑیں گے جو رب کی رسّی
حبِ سرکار (ﷺ) کی حاصل انھیں ہو گی خوبی

نعت تو وہ ہے جو قرآن میں رب نے رکھی
کیا ہے اوقات ہی اس باب میں میری تیری

جس کے لٹ جانے کا ڈر خوف نہیں ہے کوئی
صرف ہے الفتِ سرکار (ﷺ) ہی ایسی پونجی

آخری آئے جو سرکار (ﷺ) کے در پہ ہچکی
کام آ جائے پسِ مرگ وہاں کی مٹی

دور ہم سے نہ ہوئی حکمِ نبی (ﷺ) سے دوری
تو یہ سمجھو ہوئی غرقاب ہماری کشتی

جس کو سرکار (ﷺ) نے یثرب سے بنایا طابہ
خوش مقدر ہیں، بہی بخت ہیں اس کے باسی

نکلا وہ حُبِّ پیمبر (ﷺ) کے خزانے میں سے
آنکھ سے جب بھی برآمد ہوا کوئی موتی
کندہ پُتلی پہ ہُوا آنکھ کی، عرشِ مالک
اس کے محبوب (ﷺ) کی چوکھٹ جو نظر نے چُوی
شہرِ آقا (ﷺ) کے جو فُٹ پاتھ پہ سونا پایا
ہو گئی زائرِ خوش بخت کی گویا چاندی
کتنا اچھا ہو، جو ہو شہرِ نبی (ﷺ) میں ایسا
ٹوٹ جاتی ہے نَفَس کی تو بالآخر ڈوری
ایک اعلامیہ خلّاقِ دو عالم نے کیا تھا
قربِ قَوْسَیْن کا، الفت کے محل سے جاری
جن کے اعمال میں کم ہو گی مدیحِ سرور (ﷺ)
ایسے بندوں کی سرِ حشر تو ہو گی سبکی
جب بھی ہو اذن، یہ طیبہ میں پہنچ جاتا ہے
عرشیوں، قدسیوں سے لے گیا بندہ بازی
یوں رہا "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" کا عامل
اس وظیفے کا بنایا مجھے رب نے عادی
وہ تو لے جائے گئے صرف محمد (ﷺ) محمودؔ
اور کب خلوتِ رحمان میں پہنچا کوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شکلِ مدحت میں مُسلّم ہے سعادت اپنی
اپنے سرکار (ﷺ) سے محکم ہے محبّت اپنی
نقطہ در نقطہ منظّم ہے وکالت اپنی
"لفظ در لفظ مجسّم ہے عقیدت اپنی"
اپنے سرکارِ زمیں جاہ (ﷺ) کی باتیں سن کر
ہونا آنکھوں کا بھی پُرنم ہے روایت اپنی
اپنی ہر حاضریٔ شہرِ رسولِ رب (ﷺ) میں
اپنی تو مُونسِ اعظم ہے، ندامت اپنی
اپنے آقا (ﷺ) سے مدد مانگنا ہر مشکل میں
میں سمجھتا ہوں کہ ہر دم ہے ضرورت اپنی
صرف ہے آقا و مولا (ﷺ) پہ بھروسا ہم کو
ہے اعمال تو کم کم ہے اطاعت اپنی
نام کے مومنوں کو، راہِ نبی (ﷺ) سے ہٹ کر
جانے کیوں آج مُقدّم ہے سیاست اپنی
یہ ہے محمودؔ فقط اِذنِ خدا سے ممکن
نعت کے باب میں مُبہم ہے فراست اپنی

(صنعت ذوقافیتین میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

معیّت جسے مل گئی آگہی کی
پیمبر ﷺ کی اس شخص نے پیروی کی

مدد جس کو حاصل ہو دیدہ وری کی
کرے گا وہ بندہ ثنا سیّدی ﷺ کی

عمل دخل جب بڑھ گیا ظلمتوں کا
تو آقا ﷺ نے عالَم میں جلوہ گری کی

کڑا وقت اُمّت پہ جس وقت آیا
حبیبِ مُہیمن ﷺ نے چارہ گری کی

عطا ہائے سرور ﷺ جہاں میں ہیں وافر
کہاں کوئی گنجائش ان میں کمی کی

انھوں نے، جو خود اَصدَقُ الصّادقیں تھے
ہمیں بھی تو تلقین کی راستی کی

ملائک کے بھی مصطفیٰ ﷺ مقتدا ہیں
تھی آدمؑ کی بھی حیثیت مقتدی کی

دلوں کا کیا تزکیہ مصطفیٰ ﷺ نے
دلوں پر حکومت تھی جس دم بُدی کی

پہنچنا وہاں، چھوڑ کر اپنی "مَیں" کو
پذیرائی طیبہ میں ہے عاجزی کی

وہ طیبہ سے پائے گا حرفِ بشارت
رہی جس کی عادت وہاں خامشی کی

نہ غیرِ پیمبر ﷺ کی تعریف کرنا
کہ نعتِ نبی ﷺ اصل ہے شاعری کی

سحابِ کرم نے بھگویا نظر کو
درِ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت جُونہی کی

درودِ نبی ﷺ قلب و لب پر ہو کم کم
یہ تصویر ہے مصطفیٰ ﷺ ناری کی

مدینے کا ویزا، خبر ہے حقیقی
مسرّت کی اور خُرّمی کی، خُوشی کی

ہوں حنفی مگر بابِ "وصلِّ علیٰ" میں
امامت خوش آئی مجھے شافعیؒ کی

ہو تعمیلِ احکامِ سرکارِ والا ﷺ
جو سمجھو تو عظمت ہے یہ آدمی کی
مدینے میں حاضر ہوئے ہم سے عاصی
تو حالت ہماری تھی شرمندگی کی
یہاں پڑھتے رہنا درودِ پیمبر ﷺ
یہ صورت ہے عُقبیٰ میں بھی بہتری کی
جو چلتے نہیں ہم رہِ مصطفیٰ ﷺ پر
حقیقت میں ہے راہ یہ خود کُشی کی
میں جب شہرِ آقا ﷺ میں محمودؔ پہنچا
وہ ساعت تھی ہر رنج سے مخلصی کی

....

ناشکیبائی کے محبس سے خدا کر دے رہا
کس کو ہجرِ شہرِ آقا ﷺ میں شکیبائی پسند
میں پہنچ جایا کروں ہر سال شہرِ نور میں
اتنی ہے اپنے لیے مجھ کو توانائی پسند

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطاعت خُدا کی! اطاعت کسی کی!
نہیں اس سے ظاہر فضیلت کسی کی؟
کسی کے جو دل میں تھی اُلفت کسی کی
تو چاہا کہ دیکھے وہ صُورت کسی کی
جو کی تھی کسی نے ضیافت کسی کی
تو تھی لامکاں تک مسافت کسی کی
ہے ہر شے کو ہر دم ضرورت کسی کی
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"
جو تکنا خدا کو، تو اُمت کی سُننا
بصارت کسی کی، سماعت کسی کی
سمجھنے کو توحیدِ خلّاقِ عالَم
ہمیں کام آئی شہادت کسی کی
ہے راقمِ نعتِ نبی ﷺ مُباہانہ
نہ کام آ سکی ہے مہارت کسی کی

نبی سارے اسرا سے یوں مطمئن ہیں
کسی نے تو جانی حقیقت کسی کی

یہ مختص ازل سے تھی قصرِ دنا سے
سرِ طور کیوں ہوتی رُویت کسی کی

ہیں گھر والوں کی اور رفیقوں کی باتیں
تھی قربت کسی کی، قرابت کسی کی

رسا ہونا چاہے جو اپنے خدا تک
تو کام آئے گی بس وساطت کسی کی

کسی کو ہوئی تھی وہی بارِ خاطر
جو تھی رات بھر کی عبادت کسی کی

تھے اقصیٰ میں جب تو نبیوں نے مانی
قیادت کسی کی، امامت کسی کی

ہر انسان انسان کے کام آئے
ہمارے لیے ہے ہدایت کسی کی

یہ ہر دم رہی شاملِ حالِ عاصی
عنایت کسی کی، عطوفت کسی کی

ہوں اعزازِ دفنِ مدینہ کا شائق
خدایا! ہے درکار اجازت کسی کی

خوشی ہم مناتے ہیں ہر بارھویں پہ
ہے توجیہ بہجت ولادت کسی کی

کوئی پہنچا شہرِ حبیبِ خدا (ﷺ) میں
ہوئی اوج پر آج قسمت کسی کی

جہنم میں جائے۔ اگر نعت سن کر
منغّض ہوئی ہے طبیعت کسی کی

ہے بخشش کی محمودؔ یہ ایک صورت
ملے حشر کے دن شفاعت کسی کی

....

عمل اچھے نہیں لیکن نبی (ﷺ) ہیں شافعِ محشر
شجر امید کا دیکھا بیابانِ تمنّا میں
ہمکتی خواہشیں پاتا ہوں میں طیبہ رسائی کی
میں جب بھی جھانک کر دیکھوں گریبانِ تمنّا میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حبیب خدائے جہاں (ﷺ) ہیں مُزکّی
انھیں حق نے یہ بھی عطا کی بڑائی
زمانے نے دیکھا نہیں ہے کوئی بھی
کبھی میرے سرکار (ﷺ) سا انقلابی
یہ میثاق کے دن کی شق تھی اَساسی
ملی انبیاء کی انھیں سربراہی
یہ کرتا ہے ہاتف ہمیشہ منادی
ہیں خالق کی سرکار (ﷺ) واحد گواہی
خدا جانے' اِسْرَا' کی کیا تھی کہانی
یہ اُن کی تھی یا اُس کی تھی رونمائی
وہ بندہ جو چاہے نبی (ﷺ) کی غلامی
وہ خالق کی پائے گا شانِ کریمی
جو تھی اُن میں' رحمان میں آشنائی
ہے نعتوں میں اظہار اس کا ضروری

تحمل' رواداری اور بُردباری
ہے آقا (ﷺ) کی سیرت کی یہ بھی نشانی
سرِ حشر اپنی معافی تلافی
بفضلِ حبیب خدا (ﷺ) ہے یقینی
ہوئی جس کی شہرِ نبی (ﷺ) میں حضوری
سرِ حشر پائے گا وہ کامیابی
مسلماں کو جن سے ہے الفت حقیقی
وہ ہیں اہلِ بیتؓ اُن کے' اور ہیں صحابیؓ
ہیں ناعت تو محسنؒ' رضاؒ' اور جامیؒ
بنے بات کیسے ہماری تمھاری
کرے عُود بندے کی جب بدمذاقی
وہ مدحِ نبی (ﷺ) پر کرے نکتہ چینی
سمجھ سکتے ورنہ کہاں کبریا کو
سکھائی نبی (ﷺ) نے ہمیں حق پرستی
کیے حل مرے سرورِ ہر جہاں (ﷺ) نے
مسائل معاشرتی' سیاسی' معاشی
محب ایک ہے تو ہے محبوب واحد
وہ ہے کبریائی' یہ ہے مصطفائی

مدد ان سے مانگیں گے ہم اور وہ دیں گے
یہ اپنی ہے حق بینی و حق شناسی

ق

جو جھوٹے نبی کا تعاقب کیا تو
ہوئے حق کے محبوب الیاسؒ برنیؒ
کہا، اب نبوّت نئی آئے کیسے
"دو جگ میں ہے رحمت رسالت کسی کی"

غنی تھے حقیقت میں محمودؔ آقا (ﷺ)
تھا فقرِ حبیب خدا (ﷺ) اختیاری

پہلی ہی نظر گنبدِ خضرا پہ ہے پڑتی
سر اپنا وگرنہ شہِ خاور نہ جھکاتا
پاتا ہوں انھیں مالک و مختار جہاں کا
میں سر کو درِ شاہ (ﷺ) پہ کیونکر نہ جھکاتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے سب پہ شفقت رسالت کسی کی
رکھے سب سے الفت رسالت کسی کی
اسی سے تو ہوتا ہے ایماں مکمّل
ہے وحدت پہ حجت رسالت کسی کی
تھی آدم سے پہلے تو محشر تلک ہے
وہ رکھتی ہے وسعت رسالت کسی کی
سب انسانیت کے لیے تا بہ محشر
ہے پیغامِ راحت رسالت کسی کی
جو ایمان والے ہیں، اُن سب کی خاطر
ہوئی رحم و رافت رسالت کسی کی
فضیلت بتائی ہے تلک الرُّسُل نے
ہے اعزازِ عظمت رسالت کسی کی
مدینے میں مرنا، ہے جنّت کو جانا
ہے اس کی ضمانت رسالت کسی کی
مجھے دے گی خلدِ بریں کا خریطہ
یہ رکھتی ہے قدرت رسالت کسی کی
اسی سے فروزاں ہے محمودؔ دانش
کہ ہے گنجِ حکمت رسالت کسی کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر شاہ کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منگتا سے کم نہیں
اور جبریلؑ بندۂ آقا سے کم نہیں

وہ ہے حرم خدا کا، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حرم ہے یہ
طیبہ کسی طرح سے بھی بطحا سے کم نہیں

ذرّے جو ہیں دیارِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
وہ رفعتوں میں بامِ ثریّا سے کم نہیں

اندھیاروں کا تو شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سوال کیا
ہر رات اِس جگہ کی، سویرا سے کم نہیں

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تو خیر، کرم کا جواب کیا
مجھ کو بھی اُنس آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کم نہیں

جس کو نہیں ہیں یاد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عنایتیں
زندہ بھی ہو تو گویا وہ لاشہ سے کم نہیں

گنبد پہ اک اُچٹتی نظر بھی جو پڑ گئی
وہ لطفِ کبریا کے اشارہ سے کم نہیں

محمودؔ مدحِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ چھوڑنا
یہ خالقِ کریم کے منشا سے کم نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کلام رب میں فرمایا گیا "مَا یَنْبَغِیْ"
ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے واسطے حرف خدا "مَا یَنْبَغِیْ"

یہ تھا سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خدا کا فیصلہ "ما ینبغی"
شاعری کو اُن کی خاطر کہہ دیا "ما ینبغی"

شعر کی تعلیم ہی رب نے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہ دی
سارے فقروں سے ہے یہ فقرہ جُدا "ما ینبغی"

اُن کی خدمت میں رسا ہونا ہے عظمت شعر کی
شعر کہنا تھا برائے مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "مَا یَنْبَغِیْ"

رفعتِ شانِ رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظاہر اِس سے ہے
حرف ہے اِخلاص و اُلفت کا بڑا "ما ینبغی"

شعر کہنا سب کو جائز ہے سوائے مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
تمغا یہ رب نے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیا "ما ینبغی"

مدح سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجازت اُس نے دی محمودؔ کو
ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رب کی عطا "مَا یَنْبَغِیْ"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنا مقصود محشر میں تھا سائباں
فضلِ سرور (ﷺ) سے حاصل ہُوا سائباں

دھوپ میں جس نے نامِ پیمبر (ﷺ) لیا
اُس کے سر پر وہیں تن گیا سائباں

شہرِ آقا (ﷺ) کے زائر! مبارک تجھے
وہ رہا اُن کے اِکرام کا سائباں

بزمِ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" کے لیے
رحمتوں میں ملا 'مرحبا' سائباں

اِس جہاں میں ظہورِ نبی (ﷺ) سے تنا
شامِ ظلمات میں نور کا سائباں

لُطف و اِکرامِ محبوبِ رحمان (ﷺ) کا
ہے وسیع و عریض اور گھنا سائباں

رُخ پہ زردی لیے جو مدینے گیا
مل گیا اُس کو اُس جا ہرا سائباں

سر پہ اُمّت کے اَلطاف سرور (ﷺ) کا ہے
دلنشیں سائباں، دل کُشا سائباں

لگ گیا حشر میں شاعروں کے لیے
نعتِ سرکار (ﷺ) کی تھی جزا سائباں

یہ کرامت درودِ پیمبر (ﷺ) کی تھی
پہلے میزاں پہ کب کوئی تھا سائباں

نعتِ آقا (ﷺ) کی خاطر تنا حشر میں
تھا خُنک تاب، تھا جاں فزا سائباں

اُمّتِ مصطفیٰ (ﷺ) سر برہنہ ہے اب
اس کو فرما عطا رَبَّنَا! سائباں

فضلِ ربِّ جہاں سے ہمیشہ سے ہے
فرقِ محمودؔ پر نعت کا سائباں

....

بے مثل و بے نظیر وہ پیدا کیے گئے
سرکار (ﷺ) سے کسی کی نہیں ہے مماثلت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعتِ حضورؐ (ﷺ) ہے فلک پیمائیِ خیال
پاکیزگیِ دل ہے یہٗ دانائیِ خیال

ذکرِ حضور (ﷺ) باعثِ رعنائیِ خیال
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

ناعت جو ہے، پڑھے وہ کلامِ مجید کو
حاصل اسی سے ہو گی توانائیِ خیال

خوشنودیٔ خدائے مہیمن کی ہے نوید
دربارِ مصطفیٰ (ﷺ) میں پذیرائیِ خیال

کرتی ہے عہدِ سرورِ کونین (ﷺ) تک رسا
پیشِ درِ حضور (ﷺ) جبیں سائیِ خیال

کرتا رہے گا ذکرِ رسولِ جمیل (ﷺ) کا
پیشِ نظر جو رکھے گا زیبائیِ خیال

کہتے ہو نعت، ساتھ کہو حمدِ ذوالجلال
مجھ کو سُجھا رہی ہے یہ یکتائیِ خیال

ہے عظمتِ حضور (ﷺ) تخیّل پہ پر فشاں
عرشِ عظیم تک گئی پہنائیِ خیال

پائیں گے زندگی نئے مضمون شعر میں
مدحِ نبی (ﷺ) سے ہو گی مسیحائیِ خیال

قرطاس پر جو نعت رقم کر رہا ہوں میں
ہے یہ بھی گویا صورتِ گویائیِ خیال

محبوبِ دُنیوی نہ ہدف ہو مدیح کا
بدبختی ہے یہ باعثِ رسوائیِ خیال

قدحِ عدوئے سرورِ عالم (ﷺ) کے باب میں
ممکن نہیں کہ ہو کبھی پسپائیِ خیال

اصحابؓ کے کلام سے تحریک پایئے
مدحِ حضور (ﷺ) میں وہی اپنایئے خیال

اصناف شعر کا ہے تنوّع نعُوت میں
ادراک میں ہے شکلِ بزمِ آرائیِ خیال

امکانِ نعت گوئی پہ محمودؔ سوچنا
ہے حکمرانیِ فکر کی دارائیِ خیال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ حضور (ﷺ) سجدۂ بینائیِ خیال
اس کو کہو اجارۂ بینائیِ خیال

پہنچا ہُوا ہُوں شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
دل پر ہوا ہے قبضۂ بینائیِ خیال

عظمتِ حضور (ﷺ) کی نہیں آئی گرفت میں
مضبوط گو ہے پنجۂ بینائیِ خیال

دل پر عطا و لطفِ نبی (ﷺ) کا اثر ہوا
سر پر ہوا جو سایۂ بینائیِ خیال

کھولو کتابِ زیست مدینے کی فکر میں
اس میں ہے ایک صفحۂ بینائیِ خیال

بندے کا منشا طیبۂ سرکار (ﷺ) ہو تو ہے
جنّت نما اشارۂ بینائیِ خیال

پاتا ہوں مَیں حضور (ﷺ) کی مجلس کی شکل میں
بیٹھے بٹھائے ثمرۂ بینائیِ خیال

قوسین میں ملن ہُوا ربّ و رسول (ﷺ) کا
ہے دیدِ عاجزانہ بینائیِ خیال

ہر وقت دل پہ غلبۂ سرکار (ﷺ) نقش ہو
زندہ اگر ہو جذبۂ بینائیِ خیال

حرمین کے سوا کسی جانب دھیان تو
ہے باعثِ خسارۂ بینائیِ خیال

غیرِ نبی (ﷺ) کی مدح میں لکھا جو کوئی حرف
گویا پڑھا ہے نوحۂ بینائیِ خیال

اس سرزمیں نے مجھ کو شعورِ سخن دیا
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

تقدیر سے رشیدؔ نے پائی شبانہ روز
قبّہ کی دید صدقۂ بینائیِ خیال

....

اقصیٰ میں جن کے پیچھے نمازی تھے انبیاءؑ
وہ مقتدا کیا صرف حبیبِ خدا (ﷺ) نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب جانتے ہیں میرے نبی (ﷺ) میرے دل کا حال
آئے تو آئے کس لیے لب پر کوئی سوال

آنکھوں سے جو گرے گا وہاں آبِ انفعال
اس سے کرے گا ابرِ مدینہ تمھیں نہال

کہتے ہیں عُرفِ عام میں دھڑکن مری اسے
نعتِ نبی (ﷺ) کو سن کے ہے دل ڈالتا دھمال

سب کائناتیں چھان کر، جبریلؑ نے کہا
آقا (ﷺ) سا خوش جمال ہے کوئی نہ خوش خصال

خوشنودیٔ نبی (ﷺ) کا مجھے یوں بھی ہے یقیں
رہتی ہے مدحِ آل میں میری زبان لال

جو چاہا، رب نے کہ دیا اپنے حبیب (ﷺ) سے
معراج میں یہ اُن پہ ہُوا فضلِ ذُوالجلال

جس میں ہُوا ظہور نبیِّ کریم (ﷺ) کا
ہونے کو ہے طلوع وہی دوستو! ہلال

تصویر اس پہ شہرِ پیمبر (ﷺ) کی نقش ہے
کرتا ہوں یوں میں آئنۂ دل کی دیکھ بھال

پہلے کسی نبی کو خدا نے عطا کیا؟
عمّارؓ کوئی، کوئی صہیبؓ اور کوئی بلالؓ

ہوتا ہوں جالیوں کے تو ہر سال سامنے
نظریں اٹھاؤں اُس طرف، میری کہاں مجال!

سرکار (ﷺ)! حکمرانوں کا ہے یہ کیا دھرا
صہیونیوں کے ہاتھ میں ملّت ہے یرغمال

آب و ہوا سے اس کی، ہے شاداب روح و جاں
"خاکِ مدینہ سُرمۂ بینائیِ خیال"

میں اس خیالِ خوش پہ ہوں محمودؔ مطمئن
ہو گا بفضلہ مرا طیبہ میں ارتحال

....

جبریلؑ پیچھے رہ گئے، چلتے گئے نبی (ﷺ)
سدرہ کے بعد، سارے خلا و ملا کے بعد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ مدینہ جب ہے تمناؤں کا مآل
خاکِ مدینہ کی ہے ثنا میں زبان لال

خاکِ مدینہ سے تو تعلق نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے
خاکِ مدینہ کو کبھی کہنا نہ تم سفال

خاکِ مدینہ مٹی نہیں، دُھول بھی نہیں
اس پر تو گرد ڈال نہ پائے ہیں ماہ و سال

جاءُوکَ کی نوید خدا سے کُھلا یہ راز
خاکِ مدینہ زخمِ خطا کا ہے اندمال

چاہو تو خاک چھان کے دیکھو جہان کی
خاکِ مدینہ کی نہیں کوئی کہیں مثال

دل کی نظر سے دیکھو تو دیکھو گے تم کہ ہے
خاکِ مدینہ روئے زمیں پر حسین خال

خنجر بدست کفر و تظلم ہزار ہو
خاکِ مدینہ کیوں نہ بنے گی ہماری ڈھال

دھرتی کے رُخ پہ معصیت کا دھبا جب لگا
خاکِ مدینہ کو ملا سرنامۂ جمال

طیبہ میں آندھی سے ہُوا میرا معانقہ
خاکِ مدینہ نے سر و رُخ کو کیا نہال

چھبیس[۲۶] بار دیکھا تو پایا یہی کہ ہے
خاکِ مدینہ وجہِ کرم ہائے ذُوالجلال

ناعت کا ذہن اس سے ہُوا دُوربیں کہ ہے
"خاکِ مدینہ سرمۂ بینائیِ خیال"

محمودؔ کے لیے کریں احباب سب دعا
خاکِ مدینہ دے اِسے خوشخبریِ وصال

....

مل جائے گی طیبہ میں حضوری کی سعادت
پیدا تو ہو آہوں میں، کراہوں میں خلوص

....

مستحق کر لو گے خود کو جامِ کوثر کا وہیں
پی کے دیکھو قریۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جامِ وفا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قُربِ مصطفیٰ (ﷺ) سے پیدا ایسا قُربِ رُوحانی
جو خلاقِ عوالم سے ہے گہرا قربِ روحانی

نبی (ﷺ) کے جادۂ سیرت پہ اپنے کو رواں رکھنا
اسی رستے پہ جانا پانا سیدھا قربِ روحانی

اگر روحانیت آ جائے تو پردے نہیں رہتے
نبی (ﷺ) کے اوج کا دے گا اشارہ قربِ روحانی

اُسے آقا (ﷺ) دکھا سکتے ہیں جلوہ اپنا رؤیا میں
ہو جس خوش بخت انساں کی تمنّا قربِ روحانی

خداوندِ دو عالم اُس کو اپنا قرب بخشے گا
رسولِ محترم (ﷺ) سے جس کا ہو گا قربِ روحانی

قریبِ طیبۂ سرکار (ﷺ) وفورِ اُنس سے ہونا
تقرّب ہے یہی جس سے ہے ملتا قربِ روحانی

پیمبر (ﷺ) ہیں بشر، نورِ خدا ہیں، مظہرِ رب ہیں
کرے گا سارے اِن رازوں کو اِفشا قربِ روحانی

محافظ جو نہیں ناموسِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا
وہ بندہ پا نہیں سکتا ہے، حاشا، قربِ روحانی

بُلاوا تم کو گر آ جائے شہرِ سرورِ کُل (ﷺ) سے
عزیزو! جان لو یہ ہے تمھارا قربِ روحانی

درِ آقا (ﷺ) کو چل، گر ہے تمنّا رُستگاری کی
کہ ہے ہر زخمِ عصیاں کا مُداوا قربِ روحانی

اگر تُو آج وقفِ مدحتِ سرکار (ﷺ) رہتا ہے
کرے گا نور افزا تیرا فردا قربِ روحانی

مَیں ہوں محمودؔ پھر لطفِ نبی (ﷺ) سے عازمِ طیبہ
دکھاتا ہے یہی ہر روز سپنا قربِ روحانی

....

تم درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ پڑھتے رہو
پا کے ان کے نام لیواؤں کو محوِ گفتگو

قبۂ سرور (ﷺ) پہ مجھ کو دست بستہ دیکھنا
آنسوؤں کو دیکھنا چاہو جو محوِ گفتگو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھی ہیں مصطفیٰ (ﷺ) کی عنایات جابجا
ہم کو ملے ہیں اس کے اشارات جابجا
سنتے ہیں ہم جو نعت کے نغمات جابجا
حبِّ نبی (ﷺ) کی ہیں یہ روایات جابجا
تعلیم پر چلیں جو ہم آقا حضور (ﷺ) کی
پھیلیں گے سب زکاتِ مُساوات جابجا
چھٹکارا ان سے پیرویٔ مصطفیٰ (ﷺ) میں ہے
اُمّت کے سامنے ہیں جو آفات جابجا
چلتے جو رہتے آقا و مولا (ﷺ) کی راہ پر
کھاتے ہم آج کفر سے کیوں مات جابجا
حبِّ نبی (ﷺ) پہ قوم کا ممکن ہے اتحاد
میں نے بفضلہٖ یہ کہی بات جابجا
آقا (ﷺ)! ہمیں بچایئے عفریتِ ظلم سے
بیٹھا ہے وہ لگائے ہوئے گھات جابجا
محمودؔ جو کی ہے، ہمارے عمل میں ہے
فضلِ نبی (ﷺ) کی تو ہیں علامات جابجا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک رات تھی ملن کی جس میں کہ تھا چراغاں
کعبے کے "باب سے تا عرشِ عُلا چراغاں
یادِ رسولِ رب (ﷺ) سے دل میں ہُوا چراغاں
ہے پیار کا نتیجہ یہ خوش نما چراغاں
ہر لفظِ نعت میں جو کرنوں کی چاندنی ہے
ان ٹمٹماہٹوں کا ہے ارتقا چراغاں
لطفِ حبیبِ حق (ﷺ) سے حرفِ غلط ہے عصیاں
اپنی خطائیں ظلمت، ان کی عطا چراغاں
تعمیلِ حکمِ رب میں قندیلِ نعت لے کر
مدحت کا کر رہا ہے ہر قمقمہ چراغاں
شام و پگاہ یادِ شہرِ نبی (ﷺ) کے صدقے
ہوتا ہے روح و جاں میں صبح و مسا چراغاں
قرآن کو سمجھتا ہوں مصطفیٰ (ﷺ) کا تحفہ
کرتا ہے میرے دل میں اس سے خدا چراغاں
محمودؔ پڑھ رہا ہے سیرت جو مصطفیٰ (ﷺ) کی
نورانیت ہے خواہش اور مُدّعا چراغاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوئے بہشت یارو! واحد جو راستہ ہے
ہو کر دیارِ پاک سرکار (ﷺ) سے گیا ہے

چہرہ جو شہرِ سرور (ﷺ) کی گرد سے اَٹا ہے
سمجھو کہ اس پہ سورج کی روشنی فدا ہے

بینُ السُّطُور واضح خالق کا اعتنا ہے
قوسین مُتّصل ہوں تو نام دائرہ ہے

قصرِ دنا کی سوچو آئینہ کاریاں بھی
آئینے کے مقابل آخر کو آئنہ ہے

اصلِ حقیقت ان کی آنکھوں نے دیکھ لی تھی
اب سب حقیقتوں کا سرکار (ﷺ) کو پتا ہے

کافی اسے سمجھنا جتنا نبی (ﷺ) بتائیں
معراج میں انھوں نے کیا کچھ کہا سنا ہے

ہر شے پہ ہے تصرّف، ہیں ہر جہاں کے مالک،
لیکن بچھونا ان کا، سادہ سا بوریا ہے

تحویلِ قبلہ سے یہ ظاہر ہُوا ہے نکتہ
رب کی پسندِ خاطر سرکار (ﷺ) کی رضا ہے

میری مسرّتوں کی کیفیتیں نہ پوچھو
گنبد حبیبِ حق (ﷺ) کا آنکھوں میں بس گیا ہے

یرُوشلم کو دیکھو اقصیٰ کی بات سوچو
ہیں مقتدی نبی سب، آقا (ﷺ) کی اقتدا ہے

جو خواب میں بُصیریؒ کو مصطفیٰ (ﷺ) نے دی تھی
ہم مدح گوؤں کی بھی خواہش وہی ردا ہے

نامِ حضور (ﷺ) سن کر "صَلِّ عَلیٰ" نہ پڑھنا
پرہیز اس خطا سے کرنا ہی اِتّقا ہے

ہونٹوں پہ نعتِ آقا (ﷺ) جب ہے تو گویا دل میں
"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

آواز مصطفیٰ (ﷺ) کی کندہ ہے جس فضا پر
درکار اُس فضا میں محمودؔ کو قضا ہے

....

جو قصرِ لامکاں میں ہوئے جمع، دو تھے وہ
اک ذاتِ رب تھی، دوسری ذاتِ رسول (ﷺ) تھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کیفِ بے خُودی میں روضے کو تک رہا ہے
پیمانۂ عقیدت اس کا چھلک رہا ہے

رحمت ہر ایک عالم کے واسطے نبی (ﷺ) ہیں
یہ گلشنِ عنایت ہر جا مہک رہا ہے

سرکار (ﷺ) کی اطاعت اللہ کی ہے طاعت
اس بات میں کسی کو کیا کوئی شک رہا ہے

نعتِ حبیبِ حق (ﷺ) کی توفیق پا کے رب سے
باغِ سخن میں بلبل ہر اک چہک رہا ہے

قائل نہیں ہے نورِ سرکار (ﷺ) کا جو بندہ
ظلمت کے دشت میں وہ پیہم بھٹک رہا ہے

جب سے سنا ہے میں نے، چھاپے گئے ہیں خاکے
غصّے کا اک الاؤ دل میں دہک رہا ہے

دُنیا میں غرق ہو کر حکمِ حضور (ﷺ) بھولا
پی کر مئے علائق بندہ بہک رہا ہے

مرہونِ منت آقا (ﷺ) کی ہے یہ زندگی بھی
دل اپنا اِس عطا سے اب تک دھڑک رہا ہے

جس کے لبوں پہ ہر دم ذکرِ نبی (ﷺ) نہیں ہے
دل اُس کا ہے کہ خالی برتن کھنک رہا ہے

شہرِ نبی (ﷺ) میں اُن کو میں نے جو دانہ ڈالا
یادوں میں ہر کبوتر اب تک ٹھمک رہا ہے

جاگو بحکمِ آقا (ﷺ) روزِ جزا کی خاطر
گو امتدادِ عالم تم کو تھپک رہا ہے

ہر گوشہ جگمگایا سیرت کی روشنی سے
"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"

محمودؔ کی تمنّا کیا پوچھتے ہو یارو!
دل ہے کہ سُوئے شہرِ سرور (ﷺ) لپک رہا ہے

....

طیبہ میں بعدِ فجر درودِ نبی (ﷺ) کے ساتھ
اک عرصے تک خرام رہا تا قُبا مرا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پلکوں پہ یہ جو احقر کی نم چمک رہا ہے
حُبِّ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لو سے پیہم چمک رہا ہے

جس کو عظیم رب نے قرآن میں کہا تھا
اُس خُلق کی ضیا سے عالم چمک رہا ہے

چھوتا تھا یہ بھی جدِّ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدم سے
جو شہرِ کبریا میں زمزم چمک رہا ہے

پھیلا رہی ہے سیرت آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نور ہر جا
دُنیا کا نور جتنا ہے کم چمک رہا ہے

سب علمی درسگاہوں نے نور پایا جس سے
اذہان میں وہ دارِ ارقمؓ چمک رہا ہے

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقوشِ پا نے جو روشنی دی
اُس سے سراجِ حکمت محکم چمک رہا ہے

محشر میں اُس کے نیچے تختِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو گا
جو حمد کا ازل سے پرچم چمک رہا ہے

محبوبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مولود کی خوشی میں
''سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے''

محمودؔ روشنی جو خاکِ بقیع کی ہے
یہ چاند اس کے آگے کم کم چمک رہا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا میں جیسے کعبہ ہر دم چمک رہا ہے
ویسے ہی شہر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر دم چمک رہا ہے

غائر نظر سے دیکھو قرآن کو تو اُس میں
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حوالہ ہر دم چمک رہا ہے

جس شخص نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کی پیروی کی
اُس شخص کا سراپا ہر دم چمک رہا ہے

ماہِ دِنا کی مدحت جو کر رہا ہے اُس کی
تقدیر کا ستارہ ہر دم چمک رہا ہے

گزرا ہے حال اپنا جب ذکر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
آنکھوں میں اپنا فردا ہر دم چمک رہا ہے

بارقامِ نعت میں جو پایا ہے سر خمیدہ
جس کا بھی ہے وہ خامہ ہر دم چمک رہا ہے

خُلقِ عظیم آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ضَو سے دہر بھر میں
''سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے''

آنکھیں جو دل کی کھولیں محمودؔ نے تو دیکھا
طیبہ کا ذرہ ذرہ ہر دم چمک رہا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب پی رہے ہیں شاعر حُبِّ رسول (ﷺ) کے مے
دُھن ہے لبوں سے نکلے نعتِ حضور (ﷺ) کی لے
تخلیق جب ہوئی ہے صدقے میں ان کے، ہر شے
محبوب کبریا (ﷺ) سے کب کچھ چھپا ہوا ہے
ذکرِ نبی (ﷺ) کا پرچم جس کے بھی ہاتھ میں ہے
غیرِ حضور (ﷺ) کی ہو اُس کے لبوں پہ کیوں جے
زیرِ قدوم پائے آقا (ﷺ) کے خادموں نے
وہ فخر و ناز جم ہو یا پادشاہی کَے
جس کی نظر میں چوکھٹ سرکار (ﷺ) کی بسی ہو
اس کو لُبھائے کیسے دُنیا کی کوئی بھی شے
کیوں آپ کے کہے پر اس کا عمل نہیں ہے
اُمّت رہے گی رُسوا، آقا حضور (ﷺ)! تا کے
ریشہ دوانیاں ہیں جاری حضور (ﷺ)! اُن کی
صیہونیت کے داعی اپنے ہوئے ہیں درپے
امجد رباعی گو نے اُن (ﷺ) کی گلی میں دیکھا
"سورج تجلّیوں کا ہر دم چمک رہا ہے"
محمودؔ کا تعلق تا حشر نعت سے ہو
لگتا ہے اس کی خاطر خالق نے کر دیا طے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں حُبِّ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ پھولے پھلے
فصل یہ اِخلاص کی باضابطہ پھولے پھلے
آبیاری مزرعِ مدحت کی خونِ دل سے ہو
ارضِ فن پر یوں گلستانِ وفا پھولے پھلے
ہیں صفاتی نام جتنے مصطفیٰ (ﷺ) کے، رب کرے
ان کا ہر اک سابقہ اور لاحقہ پھولے پھلے
رکھ تعلّق تو حدیثِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
ہو اگر خواہش تری، فہم و ذکا پھولے پھلے
فضل و اَلطاف حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کے طفیل
زیست پائی عاصیوں نے، پارسا پھولے پھلے
رب نے کی نشوونمائے نخلِ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)
بیل اِس پر منفعت کی کیوں بھلا پھولے پھلے
عاجزی اپنا۔ بحکمِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
تو جو مومن ہے تو کیوں تیری اَنا پھولے پھلے
رحمتِ سرکار (ﷺ) پر حُسنِ تیقّن کے سبب
دفنِ طیبہ کی خدایا! التجا پھولے پھلے
لب پہ ہے ممنونِ احسانِ نبی (ﷺ) محمودؔ کے
خانوادہ حشر تک سرکار (ﷺ) کا پھولے پھلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھا چشمِ فلک نے کبھی یا کہیں
اُن سا صادق کوئی؟ کوئی ان سا امیں
مصطفیٰ (ﷺ) کے سوا غم گُسار و مُعیں
”بیکسوں کا یہاں اور کوئی نہیں“
ہر جہاں ان کی رحمت کے سایے میں ہے
اُن کے زیرِ نگیں آسمان و زمیں
جس نے جو مانگا، جب مانگا، سب پا لیا
مصطفیٰ (ﷺ) کے لبوں پر نہ آئی ”نہیں“
بعدِ سرکار (ﷺ) آئے نبی کوئی کیوں
مصطفیٰ (ﷺ) پر ہے اعلانِ تکمیلِ دیں
ہر عمل میرے سرکار (ﷺ) کا، دل کُشا
ہر حدیثِ رسولِ خدا (ﷺ) دل نشیں
جنّت آقا (ﷺ) کے قدمین کی، پاؤں گا
رنگ لائے گا احقر کا حُسنِ یقیں

رب اکیلا تھا معراج کی رات بھی
یوں تو موجود تھے مصطفیٰ (ﷺ) بھی وہیں
احتساب قیامت سے بچنے کو ہے
وردِ صَلِّ عَلٰی سجۂ مومنیں
وجہِ آغازِ تخلیقِ مخلوق ہیں
جن کو رب نے کیا خاتمُ المرسلیں
پائیں عزّت حضور (ﷺ)! آپ کے اُمّتی
ان کے دشمن ہوں سب خاکبیں خاکریں
مل کے پڑھتے رہو روز صَلِّ عَلٰی
اختصاص اس کا ہے چاند کی بارھویں
دوستو! سارے مانگو خدا سے دعا
اسمِ آقا (ﷺ) ہو لب پر دمِ واپسیں
ذکرِ محمودؔ پر کاش قدسی کہیں
وہ بھکاری نبی (ﷺ) کا ہے گنبد نشیں

.....

پوری کرتے ہیں وہ ہر خواہش مری
کیوں نہ میں آقا (ﷺ) کو مالک مانتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس نے مئے حُبِّ سرکار (ﷺ) کی پی نہیں
طے مدینے میں اس کی حضوری نہیں

زندگی میری مرہونِ سرکار (ﷺ) ہے
فضلِ رب سے یہ احساس وقتی نہیں

رُخ جو اپنی نمازوں کا قبلہ کو ہے
کیا رضا اس میں شامل نبی (ﷺ) کی نہیں؟

مثنِ ایسی عبادت کا' حرفِ غَلَط
وردِ صَلِّ عَلیٰ جس کی سُرخی نہیں

عظمتِ آقا (ﷺ) کی نبیوں نے تسلیم کی
عہد پر کیا خدا کی گواہی نہیں

ابرِ رحمت نہ برسے گا سرکار (ﷺ) کا
آنکھ میں گر ندامت کا موتی نہیں

کم جو فقرہ مقامِ نبی (ﷺ) سے کہا
ایسے عصیاں کی کوئی معافی نہیں

مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ سوا آپ کے
کوئی محبوبِ رحمان ہستی نہیں

اس میں نعتِ پیمبر (ﷺ) کا سرمایہ ہے
جیب اعمال اپنی بھی خالی نہیں

گزرے اوپر سے جو روضۂ پاک کے
شہرِ سرکار (ﷺ) میں ایسا پنچھی نہیں

اُس پہ ہیں مغفرت کی نویدیں رقم
خاکِ شہرِ نبی (ﷺ) صرف مٹّی نہیں

بات شہرِ پیمبر (ﷺ) کو جانے کی ہے
کون کہتا ہے' احقر کو جلدی نہیں

جب عمل ہی نہیں تیرا احکام پر
ان سے الفت' سمجھ لے کہ پکّی نہیں

نعتِ آقا (ﷺ) محمودؔ البتہ ہے
اور تو اس میں کوئی بھی خوبی نہیں

....

جا پہنچتا مصطفیٰ (ﷺ) کے شہر میں
خاکِ دُنیا کی کوئی کیوں چھانتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوش نظر، خوش بیاں اور کوئی نہیں
صرف سرور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں، ہاں! اور کوئی نہیں

مومنوں کے لیے یہ خدا نے کہا
ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مہرباں، اور کوئی نہیں

پاؤ ہر شے سخاوت گہِ شاہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے
ایسا تو آستاں اور کوئی نہیں

ذاتِ اقدس فقط مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہی کی ہے
رُوحوں پہ حکمراں اور کوئی نہیں

مظہرِ کبریا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سوا
بے نشاں کا نشاں اور کوئی نہیں

کھا کے پتھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) "اِهْدِ قَوْمِی" کہیں
اتنا شیریں بیاں اور کوئی نہیں

جتنا پایا گیا ربّ و محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں
ایسا ربطِ نہاں اور کوئی نہیں

ہیں غفور اور سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) معراج میں
تیسرا درمیاں اور کوئی نہیں

رب نے اسرا میں محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے یہ کہا
اُدْنُ مِنِّی - یہاں اور کوئی نہیں

قبر میں دید سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہو جائے گی
اس کے بعد امتحاں اور کوئی نہیں

چشتیؔ "صَلِّ وَسَلِّمْ" ہی کام آئے گا
حشر میں سائباں اور کوئی نہیں

افصحِ دہر ہیں رحمتِ عالمیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
اتنی شستہ زباں اور کوئی نہیں

صرف محمودؔ محبوبِ رب ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
اور کوئی کہاں - اور کوئی نہیں

....

روح و جاں پر جب کرم کرتا ہے ربِّ ذوالجلال
عظمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے موضوع پر کرتا ہے احقر گفتگو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دم سے آقا (ﷺ) کے دُنیا میں ہیں رونقیں
رونق افزا یہاں اور کوئی نہیں
کم نہ ہم نے کیا وردِ صَلِّ عَلٰی
تو خسارہ یہاں اور کوئی نہیں
سِرِّ معراج ہے "قَابَ قَوْسَیْن" میں
استعارہ یہاں اور کوئی نہیں
اُس کو مژدہ کہ سرکار (ﷺ) خود اُس کے ہیں
جس کا اپنا یہاں اور کوئی نہیں
طیبہ ہے یہ محبِّ نبی (ﷺ) کے سوا
آبدیدہ یہاں اور کوئی نہیں
شہر مالک یا شہرِ نبی (ﷺ) کے سوا
شہر اُجلا یہاں اور کوئی نہیں
ہے پھریرا سرِ عرش سرکار (ﷺ) کا
جھنڈا اونچا یہاں اور کوئی نہیں
تاج یہ میرے آقا (ﷺ) کے سر پہ سجا
حق سراپا یہاں اور کوئی نہیں
صرف یہ ہے کہ آقا (ﷺ) نہ ناراض ہوں
مجھ کو خدشہ یہاں اور کوئی نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ نبی (ﷺ) سے جو پاتے ہیں ہم گدا صدقہ
وہی ہے ربِّ جہاں کا مُصدّق صدقہ
ضیا فگن جو ہیں مہر و مہ و نجوم سبھی
یہ سارا نور ہے آقا حضور (ﷺ) کا صدقہ
ہو جو بھی کام رفاہِ عوام کی خاطر
بحکمِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے جاریہ صدقہ
بھکاری آقا و مولا (ﷺ) کے در کا ہوں میں نے
ملا حضور (ﷺ) سے جو کچھ اسے کہا صدقہ
رہے گا روشن و تاباں یہ حشر کے دن تک
کہ خاکِ طیبہ کا سورج نے لے لیا صدقہ
درِ حبیبِ خدائے غفور و ارحم (ﷺ) سے
عطا مجھے بھی بنامِ خدا ہُوا صدقہ
نبی (ﷺ) کے گھر کا ہوں مادح یقین ہے کہ مجھے
بقیعِ پاک ملے گی بتولؑ کا صدقہ
اسے وہ بانٹتے جائیں گے حشر تک محمودؔ
جو پا چکے ہیں پیمبر (ﷺ) سے اولیاؒ صدقہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دائرہ کش بنائے بڑے دائرے
جو ہوں آقا (ﷺ) کی توصیف کے دائرے

جو ہیں حُبِّ پیمبر (ﷺ) کے سے دائرے
سب وہ وُسعت اثر ہو گئے دائرے

نعتِ سرور (ﷺ) کے ہیں قافیے دائرے
پھر ردائف کے بھی بن گئے دائرے

بیچ میں جب تھیں معراج کی منزلیں
وہ جو تھے دائرے، وہ رہے دائرے

نورِ حق نورِ سرکار (ﷺ) پر چھا گیا
اس طرح دائروں سے ملے دائرے

آئنہ آئنہ گر کے نزدیک تھا
حرفِ قوسین سے کھنچ گئے دائرے

اُسوۂ مصطفیٰ (ﷺ) تھا خدا کی رِضا
متنِ عصمت کے تھے حاشیے دائرے

رنگِ قُبّہ سے جو نور زا ہو گئے
میری آنکھوں میں ہیں وہ ہرے دائرے

قفلِ دانشِ پیمبر (ﷺ) نے کھولا جو تھی
بند عرصے سے جو تھے، کھلے دائرے

جن میں ہے عکسِ مقصورۂ مصطفیٰ (ﷺ)
میری آنکھوں کو بس وہ جچے دائرے

حصرِ حرفِ نبی (ﷺ) گردِ حکمت ہے یوں
گویا پرکار سے بن گئے دائرے

مصطفیٰ (ﷺ) نے بتایا، ہیں محدود تر
اختیاراتِ انسان کے دائرے

التفاتِ پیمبر (ﷺ) سے خالی ہوئے
طمعِ عصیاں سے جو تھے بھرے دائرے

ہوں گے سُنّت سے آقا (ﷺ) کی حرفِ غلط
جو بناتے رہے دھریے دائرے

حالِ ملّت کا آقا (ﷺ)! یہ دُنیا میں ہے
تعزیے دائرے، مرثیے دائرے

ٹکڑیوں میں بٹی اُمّتِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہر طرف بن گئے دائرے دائرے

فضلِ سرور (ﷺ) سے محفوظ و مامون ہے
گردِ محمودؔ کے یوں کھنچے دائرے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتیں جو اپنے لب پہ مسا و پگاہ تھیں
میرے خلوصِ قلب کی عملاً گواہ تھیں

سب کائناتیں آپ (ﷺ) کے زیرِ نگاہ ہیں
سب کائناتیں آپ کے زیرِ نگاہ تھیں

جب عرشِ کبریا پہ رسا مصطفیٰ (ﷺ) ہوئے
آنکھیں بہت سی اُن کے لیے فرشِ راہ تھیں

جنگاہ میں جو نامِ نبی (ﷺ) رہنما رہا
جو خندقیں تھیں کفر کی ساری تباہ تھیں

وہ تو نگاہ شافعِ محشر (ﷺ) کی پڑ گئی
ورنہ ہماری فردیں عمل کی سیاہ تھیں

جب نعتِ حضور (ﷺ) رضاؔ خواب میں ملے
کلیاں خلوص کی جو تھیں زیبِ کُلاہ تھیں

منزل پہ میں پہنچ گیا حُبِّ حضور (ﷺ) میں
ویسے صُعُوبتیں تو بہت سدِّ راہ تھیں

محمودؔ وہ تھیں فکرِ بشر سے بلند تر
جو ہستیاں قریبِ حبیبِ الٰہ (ﷺ) تھیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جاں فزا ہے قریۂ سرکار (ﷺ) کی آب و ہوا
اور دنیا بھر کی ہے بیکار کی آب و ہوا

جو پسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) رہی
ثَور کی تھی یا حرا کے غار کی آب و ہوا

جو بتائیں دینِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ہمیں
ہے حیات افروز اُن اَقدار کی آب و ہوا

مُعتبر ہوں یا کہ ہو مُحتاج' پاتے ہیں سبھی
شہرِ محبوبِ خدا (ﷺ) میں پیار کی آب و ہوا

جو محافظ تھے رسولِ پاک (ﷺ) کی ناموس کے
ان کو خوش آتی رہی ہے دار کی آب و ہوا

عاجزی تعلیم کی آقا (ﷺ) نے ۔ انساں کے لیے
ہے تعفُّن خیز استکبار کی آب و ہوا

حُبِّ محبوبِ خدا (ﷺ) نے جن کا دل پکڑا نہیں
ان کو جکڑے گی جہنّم زار کی آب و ہوا

روح کی صحّت کی خاطر چاہیے محمودؔ کو
مصطفیٰ (ﷺ) کے گنبد و مینار کی آب و ہوا

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت کے اعزازات

1- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۸۸ میں "منتاں دی ڈالی" (پنجابی مجموعہ نعت) پر صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحٰق خاں (صدر مملکت)

2- قومی سیرت کانفرنس ۱۹۹۷/ ۱۴۱۸ھ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ بدست محمد نواز شریف (وزیر اعظم)۔ یہ واحد ایوارڈ ہے جو آج تک دیا گیا۔

3- ۸ جولائی ۱۹۹۹ کو صوبائی سیرت کانفرنس (لاہور) میں سیرت ایوارڈ

4- ۱۴ مئی ۲۰۰۳ (۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ) کو صوبائی سیرت کانفرنس میں مجموعہ نعت "عرفانِ نعت" پر صوبائی نعت ایوارڈ

5- ۱۹۸۵ میں مرکزی مجلس حسان قصوری کی طرف سے نعت ایوارڈ

6- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ لاہور کی طرف سے "اشاعتِ نعت" پر نعت ایوارڈ (۱۹۹۳)

7- پاکستان نعت اکیڈمی کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی ایوارڈ (۱۴ نومبر ۱۹۹۲)

8- روزنامہ جنگ اور ہجویری کالج کی طرف سے نعت ایوارڈ (۱۹۹۵)

9- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے "تحقیقِ نعت" پر خصوصی ایوارڈ (۱۹۹۴)

10- ۲۲ نومبر ۱۹۸۸ کو شاہ جیلاں قراءت و نعت کونسل پاکستان کی طرف سے نعت کے سلسلے میں گرانقدر خدمات پر دستار اور ہار میں تاجپوشی

11- ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ کو "نشانِ سپاس" بدست رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

12- ۷ جولائی ۱۹۹۸ کو "حرفِ سپاس" بدست جسٹس میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان)

13- انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب میں ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰ کو قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے پر "نشانِ سپاس"

14- ۱۱ رمضان المبارک ۱۹۹۳ کو میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کی طرف سے عمرے کا ٹکٹ

15- نومبر ۲۰۰۵ میں بزمِ نعت واربرٹن کی طرف سے "حفیظ تائب نعت ایوارڈ"

16- ۱۹۹۱ میں اردو قاعدہ برائے جماعت اول کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان کی طرف سے نقد انعام کے ساتھ خصوصی ایوارڈ

17- جی سی یونیورسٹی لاہور کے شعبۂ اردو کے نصیر احمد نے "راجا رشید محمود کی ادبی خدمات" کے موضوع پر ایم فل کا مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔

اولیاتِ محمود

1- نعت کے موضوع پر دنیائے اسلام میں سب سے زیادہ کام

2- قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت کے شاعر: سیرتِ منظوم

3- دنیائے نعت میں مخمسات کے پہلے مجموعے کے تخمیس نگار: مخمساتِ نعت

4- علامہ اقبال کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں: تضامینِ نعت

5- غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ سلام ارادت

6- ۹۲ نعتوں میں ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت پر: عرفانِ نعت

7- ایک مجموعے کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر: صلی علی الصلوٰۃ

8- ایک مجموعے کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کی تعریف: شہرِ کرم

9- ایک مجموعے کی ہر نعت کے ہر شعر میں "نعت" کا ذکر: نعت

10- ۶۶ منظومات میں حمد اور نعت ہر شعر میں: حمد میں نعت

11- میر تقی میر، حیدر علی آتش، امام بخش ناسخ، شیخ محمد ابراہیم ذوق اور امیر مینائی کی غزلوں کی زمینوں میں پانچ مجموعے: دیارِ نعت، تجلیاتِ نعت، مرقعِ نعت، ذوق مدحت، مینائے نعت

12- اردو فردیاتِ نعت کے ۳ اور پنجابی فردیاتِ نعت کا ایک مجموعہ: فردیاتِ نعت، اشعارِ نعت، منتشراتِ نعت اور ساڈے آقا سائیں ﷺ

13- دسمبر ۲۰۰۲ میں دنیا کا پہلا نعت سیمینار کرایا

14- تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ ملا (۱۹۹۷)

15- ۱۳۵ منظومات پر مشتمل "مناقبِ صحابہ"

16- شعبۂ علوم اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی لاہور کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے ۵۳۲ صفحات پر مشتمل کتاب "شاعرِ نعت: راجا رشید محمود" میں پہلے ۱۸ اردو مجموعہ ہائے نعت پر تفصیلی تحقیقی جائزہ اور تجزیہ کیا۔ اس سے پہلے کسی نعت گو پر اس انداز میں تحقیقی کام نہیں ہوا۔

''جہانِ حمد قرآن نمبر''......مؤلف: طاہر حسین طاہر سلطانی

''جہانِ حمد'' ...... اُردو ادب کا معتبر اور منفرد رسالہ ہے۔

''جہانِ حمد'' ...... قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام کا ترجمان ہے۔

''جہانِ حمد'' ...... کے سترہ (۱۷) شمارے شائع ہو چکے ہیں جو ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔

''جہانِ حمد'' ...... دینی ادب کا ابلاغ اسلامی اُصولوں کے مطابق کر رہا ہے۔

''جہانِ حمد'' ...... کاشن تعمیرِ انسانیت، اصلاحِ معاشرہ بالخصوص نوجوانوں کے قلوب میں اطاعتِ خداوندی اور حُبِ رسول کی شمع روشن کرتا ہے۔

''جہانِ حمد'' ...... اتحاد بین المسلمین کا داعی ہے۔

''جہانِ حمد'' ...... اپنی روایت کے مطابق انشاء اللہ جلد ہی عظیم الشان ''قرآن نمبر'' پیش کر رہا ہے۔ یہ خصوصی شمارہ کم و بیش 1185 صفحات پر مشتمل ہے۔ مذکورہ ''قرآن نمبر'' اُنیس (۱۹) ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب: حمد و نعت ۔ ابتدائیہ	دوسرا باب: قرآن حکیم کا جلال و جمال
تیسرا باب: نزولِ قرآن اور مقامِ نزول	چوتھا باب: تعارف و تاریخ قرآن
پانچواں باب: سائنسی موضوعات قرآن حکیم کی روشنی میں	چھٹا باب: قرآنی تراجم کا تاریخی جائزہ
ساتواں باب: تفاسیرِ قرآن پر ایک نظر	آٹھواں باب: تدوینِ قرآن کا سفر
نواں باب: فضائلِ قرآن قرآن و حدیث کی روشنی میں	دسواں باب: قرآن مجید گنجینۂ رحمت
گیارہواں باب: شانِ اصحابِ حضور قرآن مبین میں	بارہواں باب: تکریمِ قرآن
تیرہواں باب: اعجازاتِ قرآن کریم	چودھواں باب: خطاطانِ قرآن (سوالاً جواباً معلومات)
پندرہواں باب: تذکرہ قراءِ کرام	سولہواں باب: تبصرہ جات
سترہواں باب: قرآن کریم کی طباعت و اشاعت	اٹھارہواں باب: معلوماتِ قرآن
اُنیسواں باب: منظومات ۔ سو (۱۰۰) سے زائد شعراء کرام کا منظوم کلام (مدحِ قرآن)	

انشاء اللہ جلد شائع ہوگا......(قیمت: گیارہ سو 1100 روپے)

رابطہ: نوشین سینٹر دوسری منزل، کمرہ نمبر ۱۹ اردو بازار کراچی (0300-2831089)

(نوٹ) ...... ''قرآن نمبر'' کی آمدنی ''حمد و نعت ریسرچ سینٹر'' کی تعمیر و ترقی پر خرچ کی جائے گی

Monthly **"NAAT"** Lahore

CPL No: 214

اپنے رب کا اس لیے شکر ادا کرتا ہوں میں

اک غلامِ مصطفیٰ کے گھر مجھے پیدا کیا